روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 28 جون 2005ء 20 جمادی الاول 1426 ہجری 28 احسان 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 143

جسد واحد

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔
تو دیکھے گا کہ اہلِ ایمان باہمی رحم وشفقت اور محبت میں ایک جسم کی طرح ہوتے ہیں۔ جب کسی عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس کی خاطر بے خوابی اور تکلیف کا شکار ہو جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمة الناس حدیث نمبر:5552)

حقوق اللّٰہ اور حقوق العباد کی اہمیت اور ان کی ادائیگی کی برکات کا روح پرور تذکرہ

اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر کے دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں

تقویٰ، خدا ترسی، نرم دلی، باہمی محبت اور اعلیٰ اخلاق کے معیار قائم کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جون 2005ء بمقام کینیڈا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 جون 2005ء کو کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور انور نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی اہمیت اور ان کی ادائیگی کی برکات بیان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر کے دوسروں کے لئے نیک نمونہ بننے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور اس خطبے کے ساتھ ہی اس کا آغاز ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود ان جلسوں کا مدعا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس جلسے سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ، خدا ترسی، پرہیزگاری، نرم دلی، باہمی محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات میں سرگرمی اختیار کریں۔

حضور انور نے فرمایا ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا یہ نمونے ہم اپنے اندر قائم کر رہے ہیں یا قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیا ہم نے آپس میں محبت اور بھائی چارے کے وہ معیار قائم کر لئے ہیں جن کی توقع ہم سے حضرت مسیح موعود نے کی ہے۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک طرف محبت الٰہی کا دعویٰ ہو اور دوسری طرف عبادت اور نمازوں میں سستی کی جا رہی ہو۔ نماز تو مومنوں پر موقت فرض کی گئی ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اگر توحید کا دعویٰ ہے تو عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہوں گے اور نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔ اگر اپنے بچوں کو گندگیوں اور غلاظتوں سے بچانا ہے تو انہیں بھی نمازی بنانا ہوگا۔ ہر قدم پر شیطان کھڑا ہے اس لئے اللہ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے نمازوں کی حفاظت کریں اور شیطان کے خلاف جہاد کریں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ نرم دلی، باہمی محبت اور مواخات میں ایک دوسرے کے لئے نمونہ بن جائیں پس آج ہی سے ہر دل میں یہ ارادہ ہونا چاہئے کہ ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ جو ناراض ہیں ان کو گلے لگائیں۔ پرانی رنجشوں کا ذکر نہ کریں۔ ایک دوسرے کی زیادتیوں کو بھلا دیں تا کہ اللہ کے حضور کی گئی عبادتیں بھی قبولیت کا درجہ پائیں۔ اس لئے عہد کریں کہ ہم نے نیکی کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے ہیں۔ دوسروں کے قصور معاف کرنے ہیں۔ نفرتوں اور تلخیوں کو خدا کی خاطر دور کر دینا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور خواہش کے مطابق وہ جماعت بنیں جو اللہ کی عبادت کرنے والی ہو اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے والی ہو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تمام مخلصین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک اس وقت مسیح موعود کی جماعت میں شامل کہلا سکتا ہے جب اللہ کی محبت کے بعد اعلیٰ اخلاق اپنائے اور مخلوق کے حقوق بھی ادا کرے۔ اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے ساتھ ان تمام برائیوں سے بچے جن برائیوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس جلسے کو اپنے اندر پاک تبدیلیوں کا ایسا نشان بنا دیں اور دنیا پر ثابت کر دیں کہ وہ امام جس نے دنیا میں آ کر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی تھیں اور پاک نمونے قائم کرنے تھے ہم ہیں جو اس کے غلام ہیں۔ اور اب ہم کبھی اپنے اندر سے ان پاک تبدیلیوں کو مرنے نہیں دیں گے۔ انشاء اللہ۔ اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ہاتھ سے کام کرنا ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا یہ ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے۔ جیسے بعض قومیں اپنے اندر بعض خصوصیتیں پیدا کر لیتی ہیں۔ وہ قومیں جو سمندر کے کنارے پر رہتی ہیں۔ وہ نیوی میں بڑی خوشی سے بھرتی ہوتی ہیں۔ لیکن اگر انفنٹری میں بھرتی ہونے کے لئے کہا جائے تو اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں گے۔ اور اگر پنجاب کے لوگوں کو نیوی میں بھرتی ہونے کے لئے کہا جائے تو وہ اس سے بھاگتے ہیں۔ لیکن انفنٹری میں خوشی سے بھرتی ہوتے ہیں۔ یہ صرف عادت کی بات ہے۔ پس ہمارے خدام کو یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے کہ یہ مشینوں کا زمانہ ہے اور آئندہ زندگی میں وہ مشینوں پر کام کریں گے اگر کارخانوں میں کام نہ کر سکو تو ابتداء میں لڑکوں میں ان کھیلوں کا ہی رواج ڈالو جن میں لوہے کے پرزوں سے مشینیں بنانی سکھائی جاتی ہیں۔ مثلاً لوہے کے ٹکڑے ملا کر چھوٹے چھوٹے ہل بناتے ہیں۔ پنگھوڑے، ریلیں اور ایسی بعض اور چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ ایسی کھیلوں سے یہ فائدہ ہوگا کہ بچوں کے ذہن انجینئرنگ کی طرف مائل ہوں گے۔''

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

کام کرتے ہوئے بھی ذکر الٰہی کیا جا سکتا ہے۔

پلاسٹک اور کاسمیٹک سرجن کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک/ کاسمیٹک سرجری اور ہیئر ٹرانسپلانٹیشن کے ماہر مورخہ 2 جولائی کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ سے رابطہ فرمائیں۔ وزٹنگ فیکلٹی (Visiting Faculty) کا اعلان ویب سائٹ پر بھی کیا جاتا ہے۔
(ویب سائٹ www.foh-rabwah.org)
(ایڈمنسٹریٹر)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر آپؐ پر درود بھیجیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور آپؐ کے شمائل کے مختلف پہلوؤں کا دلربا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ 25 رفروری 2005ء بمطابق 25 رتبلیغ 1384 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الاحزاب کی آیت 22 تلاوت کی اور فرمایا گزشتہ دو تین خطبات سے میں نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون شروع کیا ہوا ہے۔ .... اب میرا خیال ہے کہ آپؐ کی سیرت اور آپؐ کے شمائل کے مختلف پہلوؤں کو لے کر کچھ بیان کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپؐ کا اعلیٰ خلق اتنا وسیع ہے اور ہر طرف پھیلا ہوا ہے اور اس کے کئی پہلو ہیں جن کو مکمل طور پر بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ ہر خلق کی اتنی بیشمار مثالیں ہیں کہ ان کو سلسلہ خطبات میں بھی بیان کرنا ممکن نہیں۔ لیکن میں نے سوچا ہے کہ ان اعلیٰ ترین اخلاق کے نمونوں کی چند مثالیں پیش کروں۔ گو اس کے لئے بھی کئی خطبے درکار ہوں گے۔ بہرحال اپنے اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات، آپؐ کے اطوار اور سیرت کا مضمون یقیناً ہم سب کے لئے باعث برکت ہوگا۔ اور جہاں یہ ہمارے لئے برکت اور آپؐ کی سیرت کے پہلوؤں کو اپنی یادداشت میں تازہ کرنے کا موجب ہوگا، ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا باعث ہوگا وہاں غیروں کے سامنے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی چند جھلکیاں بھی آ جائیں گی۔ ان کو بھی پتہ لگے گا کہ وہ نبی کن اعلیٰ اخلاق کا مالک تھا۔ گو کہ پہلے بھی پتہ ہے لیکن پھر بھی گہرائی میں جا کر دیکھنا نہیں چاہتے۔ پرانی باتیں ان کو بھول جاتی ہیں۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ تو ہر ایسا شخص جو اللہ کا خوف رکھتا ہے اس کو آخرت کا یقین ہے اور اگر اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہو کر حساب کتاب کا خوف ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بننا چاہتا ہے تو اس کو لازماً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کی پیروی کرنا ہوگی کیونکہ یہ اعلیٰ نمونے، یہ اعلیٰ اخلاق، یہ اعلیٰ مثالیں صرف اور صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی مل سکتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ ان نمونوں پر تم نے کیوں قائم ہونا ہے؟ اس لئے قائم ہونا ہے، فرماتا ہے، حکم دیتا ہے کہ اگر خلق عظیم پر کوئی شخص ہے تو وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جیسا کہ فرمایا (۔) (القلم:5) یعنی تو اپنی تعلیم اور اپنے عمل میں اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں: یعنی اپنی ذات میں تمام مکارم اخلاق کا ایسا متمم اور مکمل ہے کہ اس پر زیادہ متصور نہیں۔ کہ یہ جو اعلیٰ اخلاق ہیں اتنے مکمل آپ میں پائے جاتے ہیں کہ اس سے زیادہ کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ فرمایا کیونکہ لفظ عَظِیْم محاورہ عرب میں اس چیز کی صفت میں بولا جاتا ہے جس کو اپنا نوعی کمال پورا پورا حاصل ہو۔ یعنی جو بھی صفت ہے اس میں وہ انتہائی حد تک پہنچی ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ بعضوں نے کہا ہے کہ عَظِیْم وہ چیز ہے جس کی عظمت اس حد تک پہنچ جائے کہ حیطہ ادراک سے باہر ہو جائے۔ یعنی عَظِیْم چیز وہ ہوتی ہے کہ عقل اس کو سوچ نہیں سکتی، اس کا احاطہ نہیں کر سکتی، اس تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔

تو یہ ہیں وہ عظیم اخلاق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کے اعلیٰ معیار تک تمہاری عقل و سوچ پہنچ ہی نہیں سکتی۔ وہ سوچ سے باہر ہیں۔ اور جب وہ ایک مومن کی سوچ سے باہر ہو جائیں تو ایک ایسا آدمی جو مومن نہیں ہے، اس کی سوچ تو ان تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔ وہ تو ہر ایسے پہلو کی اپنی سوچ کے مطابق اپنی ہی تشریح کرے گا۔ اور اگر کرے گا بھی تو اگر اچھائی کی طرف بھی جائے تو اس کا ایک محدود دائرہ ہوگا۔ ہمیں بہرحال یہ حکم ہے کہ تم بہرحال اپنی استعدادوں کے مطابق ان اخلاق کی پیروی کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ کی اس زبردست گواہی کے باوجود کہ آپؐ عظیم خلق پر قائم ہیں اور اللہ کا قرب پانے کے لئے، آپؐ کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیشہ اپنے آپ کو عاجز بندہ ہی سمجھا ہے۔ چنانچہ ایک دعا جو آپؐ مانگا کرتے تھے وہ آپؐ کے اس خلق عظیم کو اور بلندیوں پر لے جاتی ہے۔ اور بے اختیار آپ کے لئے درود و سلام نکلتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! جس طرح تو نے میری شکل و صورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق و عادات بھی اچھے بنا دے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 150 مطبوعہ بیروت)

دیکھیں خوبصورت شکل و صورت پر بے اختیار اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کے جذبات نکل رہے ہیں۔ اور ساتھ یہ بھی کہ اے خدا! تو نے کہہ تو دیا کہ یہ نبی خلق عظیم پر قائم ہے۔ لیکن میں بشر ہوں اس لئے میرے اخلاق و اطوار ہمیشہ اچھے ہی رکھنا۔ ان پاک نمونوں کو قائم کرنے کی جو ذمہ داری تو نے میرے سپرد کی ہے اس کو مجھے احسن طور پر بجا لانے کی توفیق بھی دینا۔ تو دیکھیں یہ اعلیٰ اخلاق اور عاجزی کی انتہا۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کو فرما رہا ہے کہ تم خلق عظیم پر قائم ہو، امت کو فرما رہا ہے کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ لیکن آپؐ یہ دعا مانگ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ! میرے اخلاق و عادات و اطوار ہمیشہ اچھے ہی رکھنا۔ دنیاداروں میں دیکھ لیں اگر کوئی افسر کسی کی تعریف کر دے تو دماغ آسمانوں پہ چڑھ جاتا ہے کہ مَیں پتہ نہیں کیا چیز بن گیا ہوں۔

اب یہ اعتراض کرنے والے بتائیں جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیا انسانی تاریخ میں اس جیسا عاجزی کا پیکر کوئی نظر آتا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہر وقت یہ کوشش ہوتی تھی کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے اخلاق پر ڈھالیں۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے

حکموں کے مطابق اپنی زندگی گزاریں اور یوں اپنی امت کے لئے کامل اور مکمل نمونہ بنیں۔ اور آپؐ نے یہ ثابت کر دکھایا۔

چنانچہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کے عین مطابق تھے وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی میں خوش ہوتے تھے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی ہوتی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تو اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی ـالفصل العاشر ـالاخلاق الحمیدہ ـصفحہ 173)

اور یہ کوئی چند ایک یا دس بیس واقعات نہیں ہیں جن سے آپؐ کے اخلاق کا ہمیں پتہ چلتا ہے۔ اور اس بارے میں صرف آپؐ کی بیوی کی ہی گواہی نہیں ہے۔ گھریلو زندگی کا اندازہ کرنے کے لئے بیوی کی گواہی بھی بہت بڑی گواہی ہوتی ہے اور بیوی بچوں کی گواہیوں سے ہی کسی کے گھر کے اندرونی حالات کا اور کسی کے اعلیٰ اخلاق کا پتہ لگتا ہے۔ لیکن آپؐ کے اعلیٰ اخلاق کے بارے میں تو ہزاروں مثالیں مختلف طبقات کے لوگوں سے مل جاتی ہیں۔ خادم جو گھر کے اندر خدمت کے لئے ہو، گھر کے حالات سے بھی باخبر رہتا ہے اور باہر کے حالات سے بھی باخبر رہتا ہے۔ انہیں خدام میں سے ایک حضرت انسؓ تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ حضرت انسؓ کا یہ بیان بھی ہے کہ اتنا عرصہ مَیں نے خدمت کی، 10-12 سال جو خدمت کی، کبھی آج تک کسی بات پر، میری کسی کوتاہی پر، میری کسی غلطی پر سخت الفاظ مجھے نہیں کہے۔

پھر آپ کے اعلیٰ اخلاق کے بارے میں ایک اور روایت میں حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش اخلاق تھے۔ (بخاری کتاب المناقب ـباب صفۃ النبیؐ)

اعلیٰ اخلاق کا اظہار چہروں سے بھی ہوتا ہے۔ اگر کوئی ہر وقت اپنے چہرے پر بدمزگی طاری کئے رکھے اور سنجیدگی اور غصہ ظاہر ہو رہا ہو تو اندر جیسے مرضی اچھے اخلاق ہوں، دوسرا دیکھنے والا تو ایک دفعہ پریشان ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی کیفیت بھی کیا ہوتی تھی۔ روایات میں آتا ہے کہ ہر وقت چہرے پر مسکراہٹ ہوتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ متبسم اور مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(الشفاء لقاضی عیاض ـالباب الثانی ـالفصل السادس عشر ـحسن عشرتہ)

پھر ایک صحابی حضرت قیسؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جریر بن عبداللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اسلام لانے کے زمانے سے (یعنی جب سے وہ مسلمان ہوئے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کبھی بھی ملنے سے منع نہیں فرمایا۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی انہیں دیکھتے تو مسکرا دیا کرتے تھے۔

(البخاری ـ کتاب المناقب باب ذکر جریر بن عبداللہ البجلی)

حضرت اُمّ معبدؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو یوں بیان کرتی ہیں کہ:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم دور سے دیکھنے میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے اور قریب سے دیکھنے میں انتہائی شیریں زبان اور عمدہ اخلاق والے تھے''۔(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی الفصل الثالث : نظافتہ صفحہ 152)۔ دیکھ کے ہی پتہ لگ جاتا تھا کہ یہ شخص نرم خو، نرم دل ہے۔ جو حسن دور سے دیکھنے پر ظاہری حسن کو ماند کر دیتا تھا۔ کوئی بھی حسین چہرہ دیکھنے میں اس چہرے کے مقابلے کا نہیں تھا۔ یہ حسن صرف ایسا حسن نہیں تھا جو دور سے ہی حسین نظر آتا ہو کہ واسطہ پڑنے پر کچھ اور نکلے۔ بلکہ اس حسین چہرے سے جب ملاقات کا موقع پیدا ہوتا تھا تو آپؐ کے اعلیٰ اخلاق، آپؐ کی نرم اور میٹھی زبان اس حسن کو چار چاند لگا دیا کرتے تھے اور حضرت اُمّ معبدؓ نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کا بڑا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے کہ قریب سے دیکھنے سے انتہائی شیریں زبان اور عمدہ اخلاق والے تھے۔

لوگوں سے معاملات کے بارے میں حضرت علیؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

آپؐ لوگوں میں سب سے زیادہ فراخ سینہ تھے۔ اور گفتگو میں لوگوں میں سب سے زیادہ سچے تھے۔ اور ان میں سب سے زیادہ نرم خو تھے اور معاشرت اور حسن معاملگی میں سب سے زیادہ معزز اور محترم تھے۔ (الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی الفصل السادس العشر حسن عشرتہ صفحہ 184) یعنی آپؐ میں بہت ہی زیادہ وسعت حوصلہ تھی۔ باوجود سچے ہونے کے اگر کسی معاملے میں آپ سے کوئی بدکلامی کرتا تو پھر بھی آپؐ صبر وتحمل کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ چنانچہ جب ایک دفعہ آپ سے ایک یہودی نے واپسی قرضہ کا مطالبہ کیا اور قرضے کی مدت ابھی ختم نہیں ہوئی تھی اور یہ مطالبہ اس سے پہلے ہی کر دیا تھا اور سختی بھی کی بلکہ آپ کی گردن میں کپڑا کھینچا تب بھی آپؐ نے انتہائی نرمی سے اس سے گفتگو فرمائی اور میعاد کا حوالہ نہیں دیا بلکہ اس کا مطالبہ پورا کر دیا۔ آپؐ کا حسن، آپؐ کے اعلیٰ اخلاق، آپؐ کا صدق آپؐ کے چہرے سے چھلکا کرتا تھا اور ہر اس شخص کو نظر آتا تھا جو تعصب کی عینک اتار کر دیکھتا تھا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔

(سنن دارمی کتاب الاستئذان باب فی افشاء السلام)

اب اسلام لانے سے پہلے یہ بڑے یہودی عالم تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو کسی نیکی کی وجہ سے حق کی پہچان کروائی تھی اور جب انہوں نے انصاف کی نظر سے دیکھا تو پہچان لیا کہ یقیناً یہ ایسے شخص کا چہرہ ہے جو یقیناً سچا اور اللہ تعالیٰ کے خُلق پر قائم ہے۔ آپؐ کی مجالس کی خوبصورتیاں اور حسن سلوک کے نظارے اب دیکھیں۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اچھے اخلاق کا مالک کوئی بھی نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ یا اہل خانہ میں سے جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اس کی بات کا جواب دیتے اور حضرت جریر بن عبداللہؓ نے بتایا کہ مَیں نے جب سے اسلام قبول کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی مجھے دیکھا یا نہیں بھی دیکھا مگر مَیں نے ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے ہی پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ مزاح بھی فرمایا کرتے تھے اور ان میں گھل مل جاتے تھے۔ اور ان سے باتیں بھی کرتے تھے اور ان کے بچوں سے خوش طبعی بھی فرماتے تھے۔ (یعنی ہنسی مذاق کی باتیں بھی کیا کرتے تھے)۔ انہیں اپنی آغوش میں بھی بٹھا لیتے تھے اور ہر ایک کی پکار کا جواب بھی دیتے تھے۔ ہر ایک جو بلاتا تھا اس کا جواب بھی دیتے تھے خواہ وہ آزاد ہو (ایک آزاد آدمی ہو) یا غلام ہو (یا لونڈی ہو) یا مسکین ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہر کے دور کے حصے میں بھی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور معذور کا عذر قبول فرما لیا کرتے تھے۔

(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی الفصل السادس عشر: حسن عشرتہ صفحہ 186)

پھر حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بات کرنے کے لئے آپؐ کے کان سے منہ لگاتا تو آپؐ سر کو پیچھے نہ ہٹاتے تھے یہاں تک کہ وہ خود پیچھے ہٹ جاتا۔ جب بھی کسی نے آپؐ کے دست مبارک کو پکڑا تو آپؐ نے کبھی اپنا ہاتھ نہ چھڑایا جب تک وہ خود نہ چھوڑ دیتا۔ صحابہ کرامؓ سے مصافحہ کرنے میں آپؐ پہل فرمایا کرتے تھے۔ جب بھی کوئی شخص ملتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہلے سلام کرتے۔ اپنے ساتھیوں کے درمیان پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے جس سے دوسروں کو تنگی ہو۔ جو شخص آپؐ کے پاس حاضر ہوتا آپؐ اس کی عزت کرتے اور بعض

اوقات اس کے لئے کپڑا بچھا دیتے یا وہی تکیہ دے دیتے جو آپؐ کے پاس ہوا کرتا تھا اور آپ اصرار فرمایا کرتے تھے کہ وہ اس پر بیٹھے۔ صحابہ کو ان کی کنیت اور ان کے پسندیدہ ناموں سے بلایا کرتے تھے۔ کسی کی بات کو ٹوکتے نہ تھے۔ اگر کوئی شخص آپؐ کے پاس ایسے وقت میں آجاتا کہ آپؐ نماز میں مشغول ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر فرما دیا کرتے تھے۔ اس کی ضرورت کو پوری کرنے کے بعد پھر نماز میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔ نزول قرآن، وعظ و نصیحت اور خطبہ کے وقت کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ متبسم اور ہشاش بشاش نظر آتے تھے۔

(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی الفصل السادس عشر حسن عشرتہ صفحہ 186)

دیکھیں اتنے بوجھ، اتنی ذمہ داریاں، اتنی فکریں، دشمنوں کی طرف سے بے شمار چرکے اور تکلیفیں، ان باتوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے اپنے ربّ کے حضور حاضر ہیں لیکن جب کوئی ملنے آ گیا تو اعلیٰ اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی بات پہلے سن لی جائے۔ فوراً عبادت کو مختصر کیا اور مسکراتے ہوئے تشریف لے آئے کہ ہاں بتاؤ کیا حاجت ہے، کیا ضرورت ہے۔ تو یہ سب کچھ اس لئے برداشت کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق یہ اعلیٰ اخلاق دنیا میں قائم کرنے ہیں، لوگوں کے لئے نمونہ بننا ہے۔

پھر دیکھیں وہ نظارہ کہ لوگ لائنوں میں لگے کھڑے ہیں کہ تبرک حاصل کر لیں اور آپؐ بڑی خوش اخلاقی کے ساتھ ان کی اس خواہش کو پورا فرما رہے ہیں اور ان میں بھی بہت بڑا طبقہ بچوں اور غرباء پر مشتمل ہوتا تھا۔

چنانچہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے رہنے والے خدمت گزار اپنے برتنوں میں پانی بھر کر لاتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے فارغ ہو کر ان کے برتنوں میں ہاتھ ڈبوتے حالانکہ بسا اوقات صبح کے وقت سخت سردی بھی ہوا کرتی تھی۔ یہ لوگ برکت کی خاطر ایسا کرتے تھے، کہ پانی کا تبرک لے کر جائیں۔

(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی الفصل السادس عشر حسن عشرتہ صفحہ 186)

پھر دیکھیں گھر میں کیا زندگی تھی۔ ایک آواز پر سارا شہر بخوشی آپؐ کی خدمت کے لئے دوڑا چلا آتا، اکٹھا ہو سکتا تھا، جمع ہو سکتا تھا لیکن کیونکہ اعلیٰ نمونے قائم کرنے تھے اس لئے اپنے ذاتی کاموں میں کسی سے مدد نہیں لی۔

ہشام بن عروہؓ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی شخص نے پوچھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کوئی کام کاج کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے، اپنا کپڑا سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں اسی طرح کام کیا کرتے تھے جس طرح تم سب لوگ اپنے گھروں میں کام کرتے ہو۔ (مسند احمد جلد 6 صفحہ 167 و 121)

آج کل دیکھیں 99 فیصد مرد ایسے ہیں کہ اگر قمیص کا بٹن ٹوٹ گیا ہو یا کوئی ٹانکا کھڑا ہو تو بیویوں کے ناک میں دم کیا ہوتا ہے۔ آپؐ خود لگا لیا کرتے تھے۔ بلکہ بعض دفعہ تو گھر میں جھاڑو بھی دے لیا کرتے تھے۔

آپؐ کی سادگی اور اعلیٰ اخلاق کی تصویر ایک اور روایت میں ذرا تفصیل سے اس طرح کھینچی گئی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بڑی سادہ تھی۔ آپؐ کسی کام کو عار نہیں سمجھتے تھے۔ اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے، گھر کا کام کاج کرتے، اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے، کپڑے کو پیوند لگا لیتے، بکری کا دودھ دوہ لیتے، خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔ آٹا پیستے ہوئے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اس کی مدد کرتے۔ بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے۔ امیر غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔ سلام میں پہل کرتے۔ اگر کوئی معمولی کھجوروں کی دعوت دیتا تو آپؐ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول کرتے۔ آپؐ نہایت ہمدرد، نرم مزاج، اور حلیم الطبع تھے۔ آپؐ کا رہن سہن بہت صاف ستھرا تھا۔ بشاشت سے پیش آتے۔ تبسم آپؐ کے چہرے پر چھلکتا رہتا۔ آپؐ زور کا قہقہہ لگا کر نہیں ہنستے تھے۔ خدا کے خوف سے فکرمند رہتے تھے لیکن ترش روئی اور خشکی نام کو نہ تھی۔ منکسر المزاج تھے لیکن اس میں بھی کسی کمزوری، پس ہمتی کا شائبہ تک نہ تھا۔ بڑے سخی تھے لیکن بے جا خرچ سے ہمیشہ بچتے۔ نرم دل رحیم و کریم تھے۔ ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔ اتنا پیٹ بھر کر نہ کھاتے کہ ڈکار لیتے رہیں۔ کبھی حرص و طمع کے جذبہ سے ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ صابر و شاکر اور کم پر قانع رہتے۔

(اسد الغابہ جلد اول صفحہ 29۔ رسالہ قشیریۃ صفحہ 75)۔ اور یہ صبر و شکر اور وقار اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی فطرت میں بچپن سے ہی پیدا کر دیا تھا۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ جب آپؐ کی چچی بچوں کو کھانا وغیرہ یا کوئی اور چیز دیا کرتی تھیں تو آپؐ وقار سے ایک طرف بیٹھے رہتے تھے اور بلانے پر پھر بڑے باوقار طریقے سے جا کر کوئی چیز لیا کرتے تھے۔

پھر آپؐ کا حسن کلام ہے یعنی آپؐ کس طرح گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپؐ کے الفاظ کو گننا چاہے تو گن سکتا تھا۔ (سنن ابی داؤد کتاب العلم باب فی سرد الحدیث)۔ یہ ٹھہراؤ اس لئے تھا کہ لوگ سمجھ جائیں اور کسی قسم کا ابہام نہ رہے۔ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ لیکن اگر اس کے باوجود بھی کوئی دوبارہ پوچھتا تھا تو آپؐ بڑے تحمّل سے بیان فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ روایات میں آتا ہے کہ بعض دفعہ تو آپؐ اہم باتوں کو کئی کئی دفعہ دوہرایا کرتے تھے۔

آپؐ کے حسن کلام اور اعلیٰ اخلاق کے بارے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: مَیں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے انداز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یوں لگتے جیسے کسی مسلسل اور گہری سوچ میں ہیں اور کسی خیال کی وجہ سے آپؐ کو کچھ بے آرامی سی ہے۔ آپؐ اکثر چپ رہتے، بلاضرورت بات نہ کرتے۔ جب بات کرتے تو پوری وضاحت سے کرتے۔ آپؐ کی گفتگو مختصر لیکن فصیح و بلیغ، پُر حکمت اور جامع مضامین پر مشتمل، مگر زائد باتوں سے خالی ہوتی تھی۔ لیکن اس میں کوئی کمی یا ابہام نہیں ہوتا تھا۔ نہ کسی کی مذمت اور تحقیر کرتے، نہ توہین و تنقیص کرتے۔ چھوٹی سے چھوٹی نعمت کو بھی بڑا ظاہر فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے۔ شکرگزاری کا رنگ نمایاں تھا۔ کسی چیز کی مذمت نہ کرتے۔ نہ اتنی تعریف جیسے وہ آپؐ کو بے حد پسند ہو۔ مزیدار یا بدمزہ کے لحاظ سے کھانے پینے کی چیزوں کی تعریف یا مذمت میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا آپؐ کی عادت نہ تھی۔ ہمیشہ میانہ روی شعار تھا۔ کسی دنیوی معاملے کی وجہ سے نہ غصے ہوتے، نہ برا مناتے۔ لیکن اگر حق کی بے حرمتی ہوتی اور یا حق غصب کر لیا جاتا تو پھر آپؐ کے غصے کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ جب تک اس کی تلافی نہ ہو جاتی آپؐ کو چین نہیں آتا تھا۔ حق کے لئے بہرحال سینہ سپر رہتے تھے اور وہ برداشت نہیں تھا کہ حق بیان نہ کیا جائے۔ اپنی ذات کے لئے کبھی غصے نہ ہوتے اور نہ اس کے لئے بدلہ لیتے۔ جب اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے کرتے صرف انگلی نہ ہلاتے۔ جب آپؐ تعجب کا اظہار کرتے تو ہاتھ کو الٹا دیتے۔ جب کسی بات پر خاص طور پر زور دینا ہوتا تو ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے اس طرح ملاتے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو مارتے۔ جب کسی ناپسندیدہ بات کو دیکھتے تو منہ پھیر لیتے اور جب خوش ہوتے تو آنکھ کسی قدر بند کر لیتے۔ آپؐ کی زیادہ سے زیادہ ہنسی کھلے تبسم کی حد تک ہوتی۔ یعنی زور کا قہقہہ نہ لگاتے۔ ہنسی کے وقت آپؐ کے دندان مبارک ایسے نظر آتے تھے جیسے بادل سے گرنے والے سفید اولے ہوتے ہیں۔

(شمائل ترمذی۔ باب کیف کان کلام رسول اللہ ﷺ)

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کو دیکھا۔آپ نے سرخ جوڑا دھاری دار پہنا ہوا تھا اور پٹکا باندھا ہوا تھا۔آپؐ سے بڑھ کر خوبصورت مَیں نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا اور پتلا) تھا تو آپؓ نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ چاند کی طرح (گول اور چمکدار) تھا۔ (بخاری کتاب المناقب باب صفة النبی ﷺ)

عرب بھی مثالیں خوب تلاش کرتے ہیں۔عربوں کے لئے تلوار اس زمانے میں ایک بہت اہم چیز تھی اور مردانگی اور مردانہ وجاہت کی نشانی بھی سمجھی جاتی تھی۔انہوں نے شاید اسی لئے تلوار کی مثال دی۔لیکن جس صحابی نے دیکھا تھا انہوں نے کہا کہ نہیں ایسے چہرے کی مثال تو چاند کی ہے جو گول بھی ہے، چمکدار بھی ہے۔جس سے ٹھنڈی روشنی بھی نکلتی ہے۔جس کو مستقل دیکھنے کو دل بھی چاہتا ہے۔یہ اپنا گرویدہ بھی بنالیتی ہے۔اس حسین چہرے میں تو ٹھنڈک ہی ٹھنڈک تھی۔ تلوار کی مثال تو نہیں دی جاسکتی جس میں کاٹنے کی خاصیت ہے۔ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن تو دلوں کو موہ لینے والا حسن تھا۔

پھر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔آپؐ کا چہرہ دمک رہا تھا اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی کی خبر ملتی تھی تو آپؐ کا چہرہ ایسے چمک اٹھتا تھا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور اسی سے ہم آپؐ کی خوشی پہچان لیتے تھے۔

(بخاری کتاب المناقب باب صفة النبی ﷺ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ رنگ کا لباس زیب تن فرمایا ہوا تھا۔مَیں کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو۔پس میرے نزدیک تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرَ یعنی چاند سے کہیں زیادہ حسین تھے۔

(شمائل ترمذی ۔باب فی خلق رسول اللہ ﷺ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال،خوبصورتی، وجاہت اور اخلاق کے بارے میں ایک تفصیلی روایت اس طرح بیان ہوئی ہے۔حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرنے میں بڑے ماہر تھے اور مَیں چاہتا تھا کہ یہ میرے پاس ایسی باتیں بیان کریں جنہیں مَیں گرہ میں باندھ لوں۔ چنانچہ ہند نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارعب اور وجیہہ شکل وصورت کے تھے۔چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا گویا چودھویں کا چاند۔میانہ قد یعنی پستہ قامت سے دراز اور طویل قامت سے قدرے چھوٹا۔یعنی نہ چھوٹا قد تھا نہ بہت لمبا۔درمیانہ قد تھا۔سر بڑا، بال خم دار اور گھنے جو کانوں کی لَو تک پہنچتے تھے۔ مانگ نمایاں، رنگ کھلتا ہوا سفید، پیشانی کشادہ، ابرو لمبے باریک اور بھرے ہوئے جو باہم ملے ہوئے نہیں تھے بلکہ درمیان میں سفید سی لکیر نظر آتی تھی جو غصے کے وقت نمایاں ہو جاتی تھی۔ ریش مبارک گھنی، رخسار نرم اور ہموار، دہن کشادہ، دانت ریخدار اور چمکیلے، آنکھوں کے کوئے باریک، گردن صراحی دار مگر چاندنی کی طرح شفاف جس پر سرخی جھلکتی تھی۔معتدل الخلق ، بدن کچھ فربہ لیکن بہت موزوں۔ پیٹ اور سینہ ہموار ہوتا تھا۔سینہ چوڑا اور فراخ۔ جوڑ مضبوط اور بھرے ہوئے۔جلد چمکتی ہوئی نازک اور ملائم۔ چھاتی اور پیٹ بالوں سے بالکل صاف سوائے ایک باریک سی دھاری کے جو سینے سے ناف تک چلی گئی تھی۔ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں اور کندھوں پر کچھ کچھ بال۔ پہنچے لمبے، ہتھلیاں چوڑی، اور گوشت سے بھری ہوئی۔ انگلیاں لمبی اور سڈول۔ پاؤں کے تلوے قدرے بھرے ہوئے۔قدم نرم اور چکنے کہ پانی بھی ان کے اوپر سے پھسل جائے ۔جب قدم اٹھاتے تو پوری طرح اٹھاتے۔ رفتار باوقار لیکن کسی قدر تیز جیسے بلندی سے اتر رہے ہوں۔جب کسی کی طرف رخ پھیرتے تو پورا رخ پھیرتے۔نظر ہمیشہ نیچی رہتی۔ یوں لگتا جیسے فضا کی نسبت زمین پر آپ کی نظر زیادہ پڑتی ہے۔آپ اکثر نیم وا آنکھوں سے دیکھتے۔اپنے صحابہ کے پیچھے چلتے اور ان کا خیال رکھتے۔ ہر ملنے والے کو سلام میں پہل فرماتے۔

(شمائل ترمذی باب فی خلق رسول اللہ ﷺ)

یہ آپ کے حسن و وجاہت اور اعلیٰ خلق کا ایک ایسا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ جو کچھ بھی انسانی طاقت کسی چیز کو بیان کرنے کی ہے اس طرح بیان کیا گیا ہے۔لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ آپؐ کا ہر خُلق عظیم تھا اور ہر معاملے میں آپ کی عظمت اتنی تھی کہ احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ پھر بھی لگتا ہے کہ یہاں کمی رہ گئی ہے۔اس سے بہت بڑھ کر ہوں گے جو بیان ہوا ہے۔

آپؐ کے حسن کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر شفاف حسین اور خوبصورت تھے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک چاندی سے ڈھالا گیا ہے۔

(شمائل ترمذی باب فی خلق رسول اللہ ﷺ)

اور آپؐ کی خوبصورت چال کا نقشہ یوں کھینچا گیا ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا گویا آپؐ کا چہرہ مبارک ایک درخشندہ آفتاب کی مانند تھا۔اور مَیں نے چلنے میں آپؐ سے تیز کسی کو نہیں پایا گویا زمین آپ کے لئے سمٹتی جاتی تھی۔ہمیں آپؐ کے ساتھ چلتے رہنے میں کافی دقت پیش آتی تھی جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی معمول کی رفتار سے چل رہے ہوتے تھے۔

(شمائل ترمذی باب ما جاء فی مشیة رسول اللہ ﷺ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روشن اور صاف رنگ کے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ موتیوں کی طرح نظر آتا تھا۔اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تو جس طرح آدمی ڈھلوان سے اترتے ہوئے چل رہا ہوتا ہے آپؐ کے چلنے میں اس طرح کی روانی ہوتی تھی۔ (مسلم کتاب الفضائل باب طیب رائحة النبی ﷺ)

آپؐ کے ہاتھوں کی نرمی کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے کوئی ریشم یا ریشم ملا کپڑا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو کبھی نہیں چھوا۔

(بخاری کتاب الفضائل باب صفة النبی ﷺ)

باوجود اس کے کہ گھریلو کام بھی کرتے تھے، جنگوں میں بھی حصہ لیتے تھے۔سب صحابہ سے سخت جان تھے۔ جنگ احزاب میں جب ایک جگہ چٹان نہیں ٹوٹ رہی تھی تو آپؐ کی ضربات نے ہی اسے ریزہ ریزہ کر دیا تھا۔تو نرم ہاتھوں سے کوئی اس غلط فہمی میں نہ پڑے کہ ان ہاتھوں نے مشقت نہیں کی تھی۔ یہ ہاتھ تو سب سے زیادہ مشقت کرنے والے ہاتھ تھے اور اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔آپ کو خوشبو بہت پسند تھی۔خوشبو لگایا کرتے تھے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی آپؐ اپنے اہل خانہ کی طرف چلے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہولیا تو کچھ بچے آپؐ کے سامنے آگئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ہر ایک کے رخسار کو چھونے اور پیار کرنے لگے۔راوی بیان کرتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گال پر بھی پیار کرتے ہوئے چھوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور ایسا خوشبودار پایا گویا کہ آپ نے اسے کسی عطار کے برتن میں سے نکالا ہے۔ (مسلم کتاب الفضائل باب طیب رائحة النبیؐ)

خوشبو آپؐ کو بہت پسند تھی، خوشبو لگایا کرتے تھے اور ایک خاص جگہ رکھا کرتے تھے۔ یہ بھی روایت میں آتا ہے کہ ایک شیشی میں رکھا کرتے تھے۔اس سے خوشبو لگایا کرتے تھے۔

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ)

پھر آپ کی حیا ہے۔وہ بھی آپؐ میں اس قدر تھی کہ جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔اور آپؐ نے فرمایا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔بچپن میں بھی آپؐ میں اتنی حیا تھی کہ ایک موقع پر آپؐ

کا کپڑا اوپر ہونے پر جب آپؐ کو ننگ کا احساس ہوا تو آپ کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ حالانکہ وہ کوئی ایسی بات نہیں تھی اور اس وقت آپ کی عمر بھی چھوٹی تھی لیکن آپؐ کی حیادار فطرت کو اتنا بھی گوارا نہیں ہوا۔ اور پھر جب آپؐ نے اپنے نمونے قائم کرنے تھے پھر تو اس حیا میں کوئی مقابلہ ہی نہیں کر سکتا۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پردہ دار کنواری دوشیزہ سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ (بخاری کتاب المناقب باب صفة النبی ﷺ) اور آپؐ جب بھی کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو ہم اسے آپؐ کے چہرہ مبارک سے جان لیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اعلیٰ نمونوں کی وجہ سے صحابہؓ کا اخلاص بھی اس قدر بڑھ گیا تھا کہ وہ ہر وقت آپ کے چہرے کو دیکھا کرتے تھے کہ اس سے آپؐ کی پسند اور ناپسند کا پتہ لگائیں اور پھر آپ کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔

حضرت حسان بن ثابتؓ ایک قصیدے میں فرماتے ہیں کہ

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِىْ   وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

کہ تجھ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی تجھ سے زیادہ خوبصورت بچہ کسی عورت نے جنا ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ   كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

کہ آپؐ ہر عیب و نقص سے پاک بنائے گئے گویا کہ آپؐ اپنی مرضی سے اور جس طرح آپ نے چاہا اس عالم میں تشریف لائے۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے ملا اور کہا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نشانیاں بتائیں جو تورات میں مذکور ہیں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے اور پھر فرمایا خدا کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صفات تورات میں بھی وہی مذکور ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ مثلاً یہ آیت (۔) (الاحزاب: 45) یعنی اے نبی ہم نے تجھے بطور شاہد کے اور مبشر اور نذیر کے بھیجا ہے۔ نیز امیوں کے لئے حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے۔ تُو میرا بندہ اور میرا رسول ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ نیز نہ تو تُو بد خلق، درشت کلام ہے اور نہ سخت دل۔ اور نہ ہی بازاروں میں شور مچانے والا ہے۔ بدی کا بدلہ بدی سے نہیں دیتا بلکہ درگزر کرتا اور معاف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اسے وفات نہیں دے گا جب تک کہ وہ اس کے ذریعے سے ایک ٹیڑھی قوم کو راہ راست پر قائم نہ کر دے۔

(بخاری کتاب التفسیر باب انا ارسلناك شاهدا......)

پس دیکھیں کس طرح یہ باتیں سچی ثابت ہوئی ہیں۔ دنیا دار لوگ اگر کوئی بھی نیکی کریں یا مثلاً نیکیوں کا اظہار کرنے والے لوگ۔ اگر کوئی نیکی کرے یا نیکی کرنے کی کوشش کریں تو نیکی کے اظہار کے لئے وقتی طور پر یہ ہوتا ہے کہ مشکل راستہ اختیار کیا جائے۔ وقتی طور پر اس لئے کہ ان میں مستقل مزاجی تو ہوتی نہیں۔ دکھاوے کی نیکیاں ہوتی ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو معاملات میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا حق دیا جاتا تو آپؐ ہمیشہ آسان کو اختیار فرماتے بشرطیکہ گناہ نہ ہو۔ اور اگر آسان معاملے میں گناہ کا اندیشہ ہوتا تو آپؐ تمام لوگوں سے اس معاملے میں سب سے زیادہ دُور اور محتاط ہوتے۔ آپؐ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ سوائے اس کے کہ اگر کوئی اللہ کی بے حرمتی کرتا تو آپؐ اللہ کے لئے اس سے انتقام لیتے۔

(بخاری کتاب المناقب باب صفة النبیؐ)

آپؐ کا ہر قول، ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تھا۔ ایک تو ہر کام میں آسان راستہ تلاش کرتے۔ دوسرے آسان اور مشکل راستے کا فیصلہ اس سوچ سے فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے، اس کی رضا کیا ہے۔ اور پھر اگر کسی سے انتقام لیا بھی تو اپنی ذات کے لئے نہیں لیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی غیرت کی خاطر لیا۔

آپؐ کی غذا بھی نہایت سادہ تھی۔ لیکن اچھا کھانا میسر آتا تو وہ بھی پسند فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ ایک دعوت کا ذکر کرتے ہیں کہ آپؐ ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ کہتے ہیں میں بھی ساتھ تھا۔ اس دعوت میں جو کی روٹی اور کدو گوشت کا سالن پیش کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو پسند تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شوربے میں سے کدو تلاش کر کر کے نوش فرماتے رہے۔ اس لئے مجھے بھی کدو سے رغبت ہو گئی۔

(شمائل ترمذی باب ما جاء فی صفة ادالم رسول الله ﷺ)

اگر آج کسی دعوت میں کسی کو کدو گوشت کھلائیں تو شاید مذاق اڑنا شروع ہو جائے۔ اس زمانے میں تو ایسے حالات تھے کئی کئی دن فاقوں میں گزرتے تھے۔

پھر حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں میٹھی چیز اور شہد پسند فرمایا کرتے تھے، آپؐ کو میٹھا پسند تھا۔

(بخاری کتاب الأطعمة باب الحلوى و العسل)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اہل خانہ اکثر کئی کئی راتیں بھوک میں گزار دیا کرتے تھے۔

(شمائل ترمذی باب ما جاء فی صفة رسول الله ﷺ)

تو جیسا کہ پسند کا ذکر آیا ہے، میٹھا کھانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میٹھا ہوگا تو کھاؤں گا، نہیں ہوگا تو نہیں کھاؤں گا۔ فلاں چیز پکے گی تو کھاؤں گا اور وہ ضرور ملے۔ اگر مل گیا تو الحمد للہ اور اگر نہیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف بھوک برداشت کرنے کی تلقین ہی نہیں فرمائی بلکہ عملاً یہ کر کے دکھایا۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا تھا کہ پوچھتے ہیں گھر میں کچھ کھانے کو ہے۔ اگر جواب 'نہیں' میں ملتا تو کہتے اچھا ٹھیک ہے آج روزہ رکھ لیتے ہیں۔ اور یہ روزے بھی اکثر اوقات آٹھ پہر کے ہوتے تھے۔ یعنی ایک رات کو کھایا ہے تو اگلے دن 24 گھنٹے بعد رات کو روزہ افطار کیا ہے۔

جنگ خندق میں جب صحابہ نے بھوک کی وجہ سے خالی پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ آپ کو دکھائے تو آپؐ نے بھی اپنا کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ تمہارا ایک پتھر بندھا ہوا ہے، میرے دو پتھر بندھے ہوئے ہیں۔ غرض اگر کبھی صحابہ کسی مشکل میں گرفتار ہوئے تو سب سے بڑھ کر اس مشکل میں آپؐ نے خود اپنے آپ کو ڈالا ہے تا کہ نمونے قائم کریں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو کہ آپؐ کی نبوت کے زمانے میں سے تیرہ سال مصائب اور شدائد کے تھے اور دس سال قوت و ثروت اور حکومت کے۔ مقابل میں کئی قومیں۔ اول تو اپنی ہی قوم تھی۔ یہودی تھے۔ عیسائی تھے۔ بت پرست قوموں کا گروہ تھا۔ مجوس تھے وغیرہ، جن کا کام کیا ہے؟ بت پرستی، جو ان کا حقیقی خدا کے اعتقاد سے پختہ اعتقاد اور مسلک تھا۔ وہ کوئی کام کرتے ہی نہ تھے جو بتوں کی عظمت کے خلاف ہو۔ شراب خوری کی یہ نوبت کہ دن میں پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ شراب بلکہ پانی کی بجائے شراب ہی سے کام لیا جاتا تھا۔ حرام کو تو شیر مادر جانتے تھے۔ اور قتل وغیرہ ان کے نزدیک ایک گاجر مولی کی طرح تھا۔ غرض کُل دنیا کی اقوام کا نچوڑ اور گندے عقائد کا عطر ان کے حصے میں آیا ہوا تھا۔ اس قوم کی اصلاح کرنی اور پھر ان کو درست کرنا اور پھر اس پر زمانہ وہ کہ یکہ و تنہا بے یار و مددگار پھرتے ہیں۔ کبھی کھانے کو ملا اور کبھی بھوکے ہی سو رہے۔ جو چند ایک ہمراہی ہیں ان کی بھی ہر روز بُری گت بنتی ہے۔ بے کس اور بے بس۔ اِدھر کے اُدھر اور اُدھر

کے ادھر مارے مارے پھرتے ہیں۔ وطن سے بے وطن کر دیئے گئے۔

پھر دوسرا زمانہ تھا کہ تمام جزیرہ عرب ایک سرے سے دوسرے سرے تک غلام بنا ہوا ہے۔ کوئی مخالفت کے رنگ میں چوں بھی نہیں کر سکتا۔ اور ایسا اقتدار اور رعب خدا نے دیا ہوا ہے کہ اگر چاہتے تو کل عرب کو قتل کر ڈالتے۔ اگر ایک نفسانی انسان ہوتے تو ان سے ان کی کرتوتوں کا بدلہ لینے کا عمدہ موقع تھا۔ جب الٹ کر مکہ فتح کیا تو ﴿لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ﴾ فرمایا۔

غرض اس طرح سے جو دونوں زمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئے اور دونوں کے واسطے ایک کافی موقع تھا کہ اچھی طرح سے جانچے پرکھے جاتے۔ اور ایک جوش یا فوری ولولہ کی حالت نہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر طرح کے اخلاق فاضلہ کا پورا پورا امتحان ہو چکا تھا۔ اور آپؐ کے صبر، استقلال، عفت، حلم، بردباری، شجاعت، سخاوت، جود وغیرہ وغیرہ کل اخلاق کا اظہار ہو چکا تھا اور کوئی ایسا حصہ نہ تھا جو باقی رہ گیا ہو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 148-149)

پھر فرمایا کہ "وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے، اپنے اعمال اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پرزور دریا سے کمالِ تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا"۔ یعنی اپنے تمام عمل اور فعل سے اعلیٰ نمونے دکھائے جو ایک مکمل انسان کے ہو سکتے ہیں۔ "وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے ہمارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح بن مریمؑ اور ملاکیؑ اور یحییٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ (۔)

(اتمام الحجۃ صفحہ 36)

آپ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر آپؐ پر درود بھیجیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 47877 میں فرحانہ انصر

زوجہ انصر کلیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 28 تولے 6 ماشہ اندازاً مالیتی 242240/- روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند 30000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فرحانہ انصر گواہ شد نمبر 1 انصر کلیم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عرفان فہیم لاہور

مسل نمبر 47878 میں عرفان فہیم

ولد محمد سلیم قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس سوسائٹی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 35000/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عرفان فہیم گواہ شد نمبر 1 انصر کلیم لاہور گواہ شد نمبر 2 عمران ندیم لاہور

مسل نمبر 47879 میں فائزہ عرفان

زوجہ عرفان فہیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس سوسائٹی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 38 تولے 10 ماشہ مالیتی اندازاً 330500/- روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند 30000/- روپے۔ 3۔ نقد رقم 10000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1400/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فائزہ عرفان گواہ شد نمبر 1 عرفان فہیم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 انصر کلیم لاہور

مسل نمبر 47880 میں کاشف نعیم

ولد محمد سلیم قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس سوسائٹی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کاشف نعیم گواہ شد نمبر 1 انصر کلیم ولد محمد سلیم لاہور گواہ شد نمبر 2 عرفان فہیم ولد محمد سلیم لاہور

مسل نمبر 47881 میں لیلیٰ کاشف

زوجہ کاشف نعیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 51 تولے 8 ماشے اندازاً مالیتی 440500/- روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند 50000/- روپے۔ 3۔ نقد رقم 50000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ لیلیٰ کاشف گواہ شد نمبر 1 کاشف نعیم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عرفان فہیم لاہور

مسل نمبر 47882 میں عمران ندیم

ولد محمد سلیم قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20000/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمران ندیم گواہ شد نمبر 1 انصر کلیم ولد محمد سلیم لاہور گواہ شد نمبر 2 عرفان فہیم ولد محمد سلیم لاہور

مسل نمبر 47883 میں بینش عمران

زوجہ عمران ندیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس لاہور بقائمی

ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 05-2-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 47 تولے 2 ماشہ اندازاً مالیتی -/401000 روپے۔ 2۔ نقد رقم -/80000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بینش عمران گواہ شد نمبر 1 عمران ندیم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عرفان فہیم ولد محمد سلیم لاہور

مسل نمبر 47884 میں امتہ النعیم قریشی

بیوہ قریشی نورالدین مرحوم قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلی نیاریاں بنی راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 05-2-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ از خاوند رہائشی مکان واقع راولپنڈی برقبہ ساڑھے چار مرلہ تقریباً مالیتی -/2000000 روپے کا 1/8 شرعی حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ النعیم قریشی گواہ شد نمبر 1 صلاح الدین ولد قریشی نورالدین مرحوم گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید راولپنڈی

مسل نمبر 47885 میں ضیاء محمد وڑائچ

ولد چوہدری نور محمد وڑائچ قوم جٹ وڑائچ پیشہ کاروبار عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 04-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والدہ اراضی 6 ایکڑ 6 کنال واقع ایاں نگر کلا ضلع شیخوپورہ اندازاً مالیتی -/700000 روپے۔ 2۔ ترکہ والد چالو بھٹہ خشت بمعہ زمین 5 کنال 6 مرلہ۔ 3۔ ترکہ والد اراضی 12 کنال ایک مرلہ (زیر مقدمہ)۔ 4۔ ترکہ والد زمین ایک کنال (موضع کھنہ ڈاک)۔ 5۔ ترکہ والد اراضی 50 کنال زیر استعمال بھٹہ خشت کھنہ ڈاک۔ 6۔ زمین 6 کنال 6 مرلہ کھنہ ڈاک۔ 7۔ زمین 11 کنال کھنہ ڈاک۔ 8۔ زمین 7 کنال ایک مرلہ 2 سرساہی کھنہ ڈاک (زیر مقدمہ) 9۔ زمین 2 کنال زیر استعمال CNG اسٹیشن۔ 10۔ زمین 2 کنال 3 مرلہ جھنگی سیداں اسلام آباد (کل رقبہ 100 کنال 17 مرلہ 2 سرساہی اندازاً مالیتی پانچ کروڑ ہے یا برائے کاروبار CNG و پٹرول پمپ مالیتی اندازاً سات کروڑ ہے جو بینک و سرمایہ کاروں سے قرض لے کر کیا جا رہا ہے فی الحال چالو نہیں ہوا۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700000 روپے سالانہ بصورت بھٹہ خشت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/60000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ضیاء محمد وڑائچ گواہ شد نمبر 1 شیخ مبارک احمد ولد شیخ نذیر احمد کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 سید داؤد احمد ولد سید محمد یاسین ایوان توحید راولپنڈی

مسل نمبر 47886 میں ممتاز بیگم

زوجہ ارشد محمود قوم ملہی پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑی ملہیاں ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 05-4-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 6 تولے اندازاً مالیتی -/57600 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ممتاز بیگم گواہ شد نمبر 1 عطاء القدوس معلم سلسلہ ولد محمد اسلم گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد شاد مربی ولد لعل دین

مسل نمبر 47887 میں سیدہ صفیہ انیس

زوجہ سید اعجاز المبارک منیر احمد قوم سید پیشہ پنشنر عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 112-6 ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 05-5-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 10 تولے مالیتی ننانوے ہزار روپے۔ بشمول حق مہر 15 ہزار وصول شدہ بصورت زیور۔ 2۔ نقد رقم جمع بینک -/150000 روپے۔ 3۔ مکان برقبہ ساڑھے آٹھ مرلہ واقع دارالنصر غربی ربوہ مالیتی -/1500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سیدہ صفیہ انیس گواہ شد نمبر 1 سید اعجاز المبارک منیر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 صوفی ثناء اللہ خاں ولد چوہدری رحمت اللہ خان چک نمبر L-6/11

مسل نمبر 47888 میں مرزا مظفر اقبال

ولد مرزا منیر احمد قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالا گجراں ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 05-5-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان برقبہ سات مرلہ اندازاً مالیتی -/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10800 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا مظفر اقبال گواہ شد نمبر 1 مرزا بلال احمد وصیت نمبر 34259 گواہ شد نمبر 2 راجہ محمود احمد ولد محمد الدین کالا گوجراں

مسل نمبر 47889 میں وحیدہ ظفر

زوجہ مرزا مظفر اقبال قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالا گجراں ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 04-9-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 6 تولے اندازاً مالیتی -/54000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ وحیدہ ظفر گواہ شد نمبر 1 مرزا ظفر اقبال خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مرزا بلال احمد ولد مرزا ظفر اقبال

مسل نمبر 47890 میں نجمہ مظفر

زوجہ مظفر احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 05-2-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 7 تولے اندازاً مالیتی -/55000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے۔ 3۔ ترکہ والد زرعی زمین 4/1 ایکڑ واقع 45 مرڑھ اندازاً مالیتی -/1000000 روپے کا شرعی حصہ ورثاء والدہ۔ 4 بھائی اور 4 بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نجمہ مظفر گواہ شد نمبر 1 محمد عبداللہ بھٹی وصیت نمبر 22413 گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد طاہر ولد شاہ محمد کراچی

مسل نمبر 47891 میں فاروق احمد منہاس

ولد محمد اقبال منہاس قوم منہاس پیشہ ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 04-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا

رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فاروق احمد منہاس گواہ شد نمبر 1 عبدالمالک خاں وصیت نمبر17218 گواہ شد نمبر2 حمید احمد وقار ولد چوہدری غلام احمد کراچی

مسل نمبر47892 میں ناصر حسین

ولد غلام حسین قوم کھوکھر پیشہ کاروبار عمر43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میٹروول سائیٹ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-11-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ رہائشی مکان برقبہ 80 گز اندازاً مالیتی -/600000 روپے۔2۔ خالی پلاٹ برقبہ80 گز گلشن توحید کراچی مالیتی-/40000 روپے۔3۔ خالی پلاٹ برقبہ 133 گز گلشن مہران مالیتی -/75000 روپے۔4۔ خالی پلاٹ برقبہ 10 مرلہ ٹھٹھہ جوئیہ ضع سرگودھا مالیتی-/70000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ناصر حسین گواہ شد نمبر 1 کرامت حسین مختار وصیت نمبر20448 گواہ شد نمبر2 امتیاز احمد کرامت ولد کرامت حسین مختار وصیت نمبر30396

مسل نمبر47893 میں شمیم اختر

زوجہ شریف احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جام گوٹھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ5-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زرعی اضی ایک ایکڑ واقع مرڑ مالیتی -/200000 روپے۔2۔ طلائی زیور ساڑھے تین تولہ مالیتی-/28000 روپے۔3۔حق مہر-/2000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شمیم اختر گواہ شد نمبر 1 شریف احمد ولد فتح علی کراچی گواہ شد نمبر2 اشرف نواز وصیت نمبر27687

مسل نمبر47894 میں سید محمد سرور شاہ

ولد سید رحمت علی شاہ قوم سید پیشہ بزنس عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔رہائشی مکان برقبہ 120 مربع گز مالیتی-/3200000 روپے۔ 2۔ کاروباری سرمایا-/4000000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سید محمد سرور شاہ گواہ شد نمبر 1 رحمت علی شاہ وصیت نمبر 15645 گواہ شد نمبر 2 سید یاسر احمد شاہ وصیت نمبر32731

مسل نمبر47895 میں مریم منیر خواجہ

زوجہ خواجہ منیر احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ6-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 615 گرام مالیتی-/430000 روپے۔2۔حق مہر بذمہ خاوند-/500000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مریم منیر خواجہ گواہ شد نمبر 1 سید عبدالعزیز واسطی وصیت نمبر28328 گواہ شد نمبر2 سید محمد عطاء الودود واسطی وصیت نمبر28375

مسل نمبر47896 میں طاہرہ قدیر

زوجہ عبدالقدیر فیاض قوم کچھی پیشہ خانہ داری عمر44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مارٹن روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ1-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔ 2۔طلائی زیور828-23 گرام مالیتی اندازاً-/18400 روپے۔ 3۔ سیٹ نقرئی 638-256 گرام مالیتی اندازاً-/3630 روپے۔4۔مکان برقبہ 7 مرلہ باب الابواب ربوہ اندازاً مالیتی -/450000 روپے۔ قرض بسلسلہ تعمیر مکان-/143000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ طاہرہ قدیر گواہ شد نمبر 1 عبدالقدیر فیاض مربی سلسلہ وصیت نمبر 23058 گواہ شد نمبر 2 ظفراللہ وصیت نمبر16257

مسل نمبر47897 میں منور احمد

ولد ماسٹر بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ دوکانداری عمر...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرونڈی ضلع خیرپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-5-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد منور احمد گواہ شد نمبر 1 قمر الزمان ابڑو مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 ماسٹر بشیر احمد کرونڈی

مسل نمبر47898 میں محمد انور ریاض

ولد محمد اسلام قوم جٹ سندھو پیشہ زمیندارہ عمر64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر38 ضلع سانگھڑ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ ترکہ والد صاحب زرعی اراضی 20 ایکڑ تاحال والد صاحب کے نام ہے۔ 2۔ ٹریکٹر ٹرالی مالیتی تقریباً-/70000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/92000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد انور ریاض گواہ شد نمبر 1 کرامت اللہ وصیت نمبر32182 گواہ شد نمبر 2 بشارت محمود ولد محمد انور ریاض چک نمبر38

مسل نمبر47899 میں ساجدہ پروین

بنت محمد انور ریاض قوم جٹ سندھو پیشہ خانہ داری عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر38 ضلع سانگھڑ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور1/2 تولہ مالیتی اندازاً-/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ساجدہ پروین گواہ شد نمبر 1 کرامت اللہ وصیت نمبر 32182 گواہ شد نمبر2 محمد انور ریاض والد موصیہ

مسل نمبر47900 میں مریم مبارک

زوجہ سید مبارک احمد قوم پیشہ ڈاکٹر عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن المہدی ہسپتال مٹھی ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیور300-385 گرام۔2۔نقد رقم -/40000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/13700 روپے ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ڈاکٹر مریم مبارک گواہ شد نمبر 1 سردار بخش ولد اللہ یار مٹھی گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد ولد علی احمد مٹھی

مسل نمبر 47901 میں شفقت عنبرین

زوجہ نوید احمد قوم خٹک پیشہ ٹیچر عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ ظفر شہید پشاور شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔بینک بیلنس -/290000 روپے۔2۔طلائی زیورات 28 تولے اندازاً مالیتی -/200000 روپے۔3۔حق مہر وصول شدہ -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شفقت عنبرین گواہ شد نمبر 1 نوید احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد قریشی وصیت نمبر 36932

مسل نمبر 47902 میں نوید احمد

ولد سعید احمد قوم میر پیشہ ٹیچنگ عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ ظفر شہید پشاور شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔بینک بیلنس -/200000 روپے۔2۔رہائشی پلاٹ 10 مرلہ واقع پشاور -/500000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/25000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نوید احمد گواہ شد نمبر 1 سعید احمد قریشی وصیت نمبر 36932 گواہ شد نمبر 2 چوہدری مشتاق احمد وصیت نمبر 18549

مسل نمبر 47903 میں محمود احمد

ولد خدا بخش قوم جٹ بھٹی پیشہ پنشنر عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بودلہ کالونی ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-10-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔بینک بیلنس -/4124 روپے۔2۔رقبہ 7 کنال 9 مرلے واقع موضع حاجی کمانہ (غیر آباد) مالیتی -/149000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2414 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمود احمد گواہ شد نمبر 1 فاتح محمود جاوید مربی سلسلہ گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد ولد محمود احمد

مسل نمبر 47904 میں عامر محمود

ولد مشتاق احمد قوم دیو جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-5-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عامر محمود گواہ شد نمبر 1 نصیر الدین انجم وصیت نمبر 25715 گواہ شد نمبر 2 میاں محمد اسحاق ولد میاں نور احمد دارالفتوح غربی ربوہ

مسل نمبر 47905 میں محمد اکرم

ولد محمد علی قوم راجپوت پیشہ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-5-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3220 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد اکرم گواہ شد نمبر 1 نصیر الدین انجم وصیت نمبر 25715 گواہ شد نمبر 2 محمد عبداللہ وصیت نمبر 21195

مسل نمبر 47906 میں صفیہ بی بی

زوجہ محمد علی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور ساڑھے تولے مالیتی -/32000 روپے۔2۔حق مہر وصول شدہ -/4000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صفیہ بی بی گواہ شد نمبر 1 محمد علی وصیت نمبر 24213 گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد فضل دین دارالفتوح غربی ربوہ

مسل نمبر 47907 میں زاہدہ پروین

بنت محمد علی قوم جٹ جنبہ پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ زاہدہ پروین گواہ شد نمبر 1 محمد علی والد موصیہ وصیت نمبر 24213 گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد فضل دین

مسل نمبر 47908 میں راحیلہ تبسم

بنت محمد علی قوم جٹ جنبہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ راحیلہ تبسم گواہ شد نمبر 1 محمد علی وصیت نمبر 24213 گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد فضل دین

مسل نمبر 47909 میں صبیحہ نگار

بنت محمد علی قوم جٹ جنبہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صبیحہ نگار گواہ شد نمبر 1 محمد علی وصیت نمبر 24213 گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد فضل دین

مسل نمبر 47910 میں شمائلہ مبارک

بنت مبارک احمد عابد قوم ملہی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی برکت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-3-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شمائلہ مبارک گواہ شد نمبر 1 عدنان احمد عابد ولد مبارک احمد عابد گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد عابد والد موصیہ

مسل نمبر 47911 میں امتہ النصیر فوزیہ

زوجہ عطاء الکریم باجوہ قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر 33

سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی برکت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-4-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ساڑھے تین تولے مالیتی -/32500 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ النصیر فوزیہ گواہ شد نمبر 1 منظور احمد باجوہ ولد سید احمد باجوہ گواہ شد نمبر 2 عطاء الکریم باجوہ خاوند موصیہ

مسل نمبر 47912 میں عائشہ پروین

بنت منظور احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی برکت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 05-3-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی انگوٹھی اندازاً پونے تین ماشہ مالیتی -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عائشہ پروین گواہ شد نمبر 1 منظور احمد باجوہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عطاء الکریم باجوہ ولد منظور احمد باجوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

بے گناہوں کیلئے دعا

جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد مقدمات میں ملوث کئے گئے ہیں اور کئی قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بے گناہوں کی اپنے فضل سے بریت کے سامان پیدا فرمائے۔

ولادت

مکرم وحید احمد رفیق صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عامر فہیم صاحب مربی سلسلہ کو شادی کے تین سال بعد مورخہ 2 جون 2005ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے از راہ شفقت کرشن فہیم نام منظور فرمایا تھا اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی قبول فرمایا تھا۔ نومولود مکرم فضل محمود صاحب بھٹہ کا پوتا اور مکرم شیخ صدیق احمد صاحب صدر جماعت دنیا پور کا نواسہ ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک وصالح بنائے اور خدمات دینیہ والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

نکاح

مکرم ظفر اللہ خان صاحب جوئیہ جرمنی سے تحریر کرتے ہیں کہ ان کی بیٹی مکرمہ نورین خان صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم لقمان احمد ملک صاحب ولد مکرم ثناء اللہ ملک صاحب مرحوم جرمنی سے بعوض 6 ہزار یورو حق مہر پر 20 جون 2005ء کو بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا۔ بچی مکرم رائے شمشیر خان صاحب جوئیہ مرحوم دارالنصر شرقی ربوہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(محترم ملک داؤد مظفر صاحب بابت ترکہ محترم ملک محمد دین صاحب مرحوم)

محترم ملک داؤد مظفر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم ملک محمد دین صاحب ساکن تر گڑی تحصیل وضلع گوجرانوالہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں محلّہ باب الابواب میں قطعہ نمبر 11/2 میں سے 10 مرلہ میرے والد مرحوم کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے یہ قطعہ محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ دختر مکرم ملک محمد دین صاحب زوجہ مکرم مبشر احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) محترم ملک منور احمد صاحب (پسر)
(2) محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ (دختر)
(3) مکرم داؤد مظفر صاحب (پسر)
(4) محترمہ امۃ القدیر صاحبہ (دختر)
(5) محترمہ امۃ البصیر صاحبہ (دختر)
(6) مکرم رفیع احمد صاحب (پسر)
(7) محترمہ امۃ النصیر صاحبہ (دختر)
(8) محترمہ امۃ الباری صاحبہ (دختر)

والدہ صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔

بذریعہ اشتہار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر دارالقضاء کو مطلع کرے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(محترم ملک نصیر احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ)

محترم ملک نصیر احمد صاحب E-20 بیوت الحمد کالونی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم منیر احمد صاحب مرحوم بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ہیں ان کی امانت ذاتی 8/93 تحریک جدید میں اس وقت مبلغ -/Rs9469 موجود ہیں یہ رقم ان کے بیٹے عزیزم ملک طاہر عثمان احمد صاحب کو منتقل کر دی جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) مکرم عبدالحی صاحب (بھائی)
(2) محترمہ مبارکہ اسد اللہ صاحبہ (ہمشیرہ)
(3) محترم ملک نصیر احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرمہ فوزیہ داؤد صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم ملک ظہیر احمد صاحب (بیٹا)
(6) مکرم ملک تنویر احمد صاحب (بیٹا)
(7) مکرم ملک رضوان احمد صاحب (بیٹا)
(8) مکرم ملک طاہر عثمان احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اشتہار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء کو مطلع کرے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خبریں

بلدیاتی الیکشن وفاقی وزراء اور اراکین قومی اسمبلی کے بعد وفاقی وزارت بلدیہ نے بھی بلدیاتی الیکشن ملتوی کرنے کی تجویز دے دی ہے۔ وزیر بلدیات نے کہا ہے کہ اگست میں بلدیاتی انتخابات کا انعقاد ممکن نہیں۔ صدر مشرف کو ایک ماہ کیلئے انتخابات ملتوی کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ سندھ میں آٹھ نئے بننے والے اضلاع میں تا حال انتظامی امور طے نہیں ہو سکے۔ جبکہ وزیر دفاع راؤ سکندر نے کہا ہے کہ بلدیاتی الیکشن اگست میں ہونگے۔ ملتوی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

امن کا قیام صدر مملکت نے دوبئی کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی کی مہم میں ہمارا کردار کوئی بھی فراموش نہیں کر سکتا۔ دنیا میں امن کا قیام چاہتے ہیں۔ دہشت گردی اور انتہا پسندی نے معاشرے کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ سعودی ولی عہد شہزادہ عبداللہ سے مذاکرات نتیجہ خیز رہے ہیں۔

عراق میں 30 ہلاک عراق کے شہر موصل میں تین خودکش دھماکوں میں 30 افراد ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے۔ خودکش حملہ آور نے اپنی گاڑی موصل پولیس سٹیشن سے ٹکرا دی 16۔ افراد مارے گئے۔ مشرقی بغداد میں 2 مارٹر حملوں میں 6۔ افراد ہلاک ہوئے۔ نامعلوم افراد کی فائرنگ سے بغداد پولیس کا نائب سربراہ بھی ہلاک ہو گیا۔

وزیر اعلیٰ قلات کی رہائش گاہ پر حملہ وزیر اعلیٰ قلات جام محمد یوسف کی قلات میں واقع رہائش گاہ پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا 2 ملازم زخمی ہو گئے۔ نامعلوم حملہ آوروں نے وزیر اعلیٰ کے بنگلہ پر 4 راکٹ داغے۔ جس سے گھر کی کھڑکیوں اور دروازوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ وزیر اعلیٰ کے اہل خانہ محفوظ رہے۔

شدید گرمی کی لہر ملک بھر میں جاری گرمی کی شدید لہر سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 63 تک پہنچ گئی۔ جبکہ سینکڑوں بیمار ہو کر ہسپتالوں میں داخل ہیں، فیصل آباد، چنیوٹ، ڈیرہ غازی خان، عارف والا، بورے والا اور دیگر شہروں میں گرمی کی تاب نہ لا کر کئی شہری جاں بحق ہو گئے۔ جنوبی پنجاب میں گزشتہ 24 گھنٹوں میں 35۔ افراد ہلاک اور 400 ہسپتالوں میں پہنچ گئے۔ متعدد علاقوں میں برف کی قلت اور لوڈ شیڈنگ سے شہری بلبلا اٹھے۔

ایران کا ایٹمی پروگرام ایران کے نو منتخب صدر محمود احمدی نژاد نے کہا ہے کہ ملک میں امن اور جدیدیت کو فروغ دیا جائے گا اور انتہا پسندی برداشت نہیں کی جائے گی۔ ایران کی پر امن جوہری پروگرام برقرار رکھنے کی پالیسی جاری رہے گی۔ روس نے نو منتخب ایرانی صدر کے ساتھ ایٹمی تعاون جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

ایران کے متحدہ گروپوں کی حمایت امریکہ نے کہا ہے کہ ایران کے صدارتی انتخابات میں دھاندلی ہوئی ہے۔ واشنگٹن ایران میں آزادی کا خواہاں ہے ایران میں آزادی کے لئے متحرک گروپوں کی حمایت جاری رکھی جائے گی۔

درخواست دعا

مکرم انور حسین عباسی صاحب سیکرٹری مال دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں میرے والد مکرم مظفر حسین صاحب عباسی کوارٹر صدر انجمن احمدیہ بعارضہ فالج اور برین ہیمبرج بیمار ہیں۔ اور C.C.U میں داخل ہیں اور مسلسل تین روز سے بے ہوش ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 28 جون 2005ء	
طلوع فجر	3:22
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	7:20

C.P.L 29-FD